# تبصرے

**تاریخ اسلام حصہ اول۔** از مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۳۸۷ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت عہ ، ملنے کا پتہ :۔ دار المصنفین اعظم گڈھ۔

دار المصنفین اعظم گڈھ نے اپنی پچیس سالہ زندگی میں اسلام اور مسلمانوں کی علمی پیرایہ میں جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں وہ باخبر اصحاب پر پوشیدہ نہیں اب اس ادارہ نے ارادہ کیا ہے کہ تاریخ اسلام پر ایک مبسوط سلسلہ شائع کرے جس کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے کہ دس بارہ حصوں میں ختم ہوگا۔ زیر تبصرہ کتاب اسی سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ جو دار المصنفین کے ایک پرانے اور فاضل رفیق کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں آغاز اسلام سے لے کر امام حسنؓ کے عہد تک کی مذہبی سیاسی، تمدنی اور علمی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ اس میں اکثر و بیشتر وہی باتیں ہیں جو سیرۃ النبی اور اسوۂ صحابہ میں بیان ہوچکی ہیں۔ تاہم تاریخ اسلام کے سلسلہ میں ان کا ایک خاص ترتیب، اور مخصوص واقعات کی تنقیح کے ساتھ ذکر کرنا ناگزیر تھا۔ یہ کتاب دار المصنفین کے قائم شدہ معیار کے مطابق ہے۔ اختلافی واقعات کی غیر ضروری تفصیل کو نظر انداز کرکے لائق مصنف نے جن واقعات کو ضروری اور صحیح و مستند سمجھا ہے انہی کو درج کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ کا واقعۂ شہادت، پھر جنگ جمل و صفین کے واقعات نہایت پیچیدہ ہیں اور ان کے بیان میں ابن قتیبۃ الدینوری جیسے نقاد کا قلم بھی جابجا جادۂ اعتدال سے منحرف ہوگیا ہے لیکن ہم کو خوشی ہے کہ تاریخ اسلام کے فاضل مؤلف نے ان واقعات کے بیان میں سلامت روی اور اعتدال پسندی کے سررشتہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے اور جو کچھ لکھا ہے سوچ سمجھ کر تحقیق و تنقید کے ساتھ لکھا ہے۔

البتہ بعض مقامات پر غالباً سبقت قلم سے کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ مثلاً صفحہ ۳ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو سارہ کا فرزند بتانا، ہاجرہ شاہ مصر کی باندی تھیں یا بیٹی۔ تاریخ اسلام میں اُن کو بیٹی بتایا گیا ہے۔ اس کے لیے کچھ روایتیں ملتی بھی ہیں اور بعض محققین نے اُسی کو اختیار کیا ہے لیکن حضرت اسمٰعیلؑ کو سارہ کا بیٹا تو کسی نے بھی نہیں لکھا۔ غالباً مصنف کو سہو ہوگیا ہے۔ اور پھر تصحیح میں بھی اس پر نظر نہیں کی گئی۔ اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے نزاع کے بیان میں بعض روایتیں ایسی درج کردی گئی ہیں جو یقیناً ایک پروپگنڈہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور جن کو مفتریوں نے

لوگوں نے ذاتی اغراض کے لیے اپنی طرف سے گھڑ کر مشہور کر دیا تھا۔ یہ روایتیں ادب کی کتابوں میں بکثرت ملتی ہیں۔ اور افسوس یہ ہے کہ قدیم مورخین نے بھی اُن کے اندراج میں احتیاط سے کام نہیں لیا۔ ان روایتوں کی تنقید ضروری تھی۔
زبان بہت صاف سلیس اور شستہ ہے مگر کہیں کہیں اغلاق و ابہام رہ گیا ہے۔ مثلاً صفحہ ۳۰۴ پر "یہ رائے اتنی صائب تھی" یہاں "اُنکے اپنے خیال میں" اور ہونا چاہیے تھا۔ صفحہ ۳۰۹ پر ہے "محل سا ہی بن گیا تھا" یہ "سا ہی" معلوم نہیں کیا ہے۔ صفحہ ۳۵۰ پر ہے "عہد رسالت کے بعد سے" یہاں غالبًا بجائے عہد رسالت کے "عہد فاروقی" ہوگا۔ لیکن یہ فروگذاشتیں بہت معمولی ہیں جن سے شاید کسی ایک مصنف کی کتاب بھی خالی نہیں ہو سکتی۔ ان سے کتاب کی اصل اہمیت و وقعت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ اُمید ہے کہ تاریخ اسلام کے بقیہ حصص بھی حصہ اول کی طرح ایسے ہی محققانہ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔

**تفسیر سورۂ والشمس**۔ ترجمہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی تقطیع خورد ضخامت ۵۵ صفحات۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ قیمت ۵ ؍ ملنے کا پتہ: مکتبۂ حمیدیہ سرائے میر اعظم گڈھ۔

مولانا حمید الدین الفراہی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی تفسیر کے جو حصے بطور یادگار چھوڑے ہیں اور جو متعدد حیثیتوں سے اپنی نوعیت کے ایک ہی ہیں۔ اُن کے تلامذہ کی ایک جماعت اُن حصص کو اُردو میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کی مفید خدمت انجام دے رہی ہے۔ زیر تبصرہ رسالہ سورۂ والشمس کی تفسیر ہے۔ اصل عربی میں تھی۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ حسب معمول مولانا نے پہلے سورۃ کا عمود اور اُس کا سیاق و سباق سے تعلق بیان کیا ہے۔ پھر سورۃ کا نظم اور اُس کے اجزاء کا باہمی تعلق لکھا ہے۔ اس کے بعد آخرت کے ظاہری و باطنی دلائل اور اُس پر ایک تاریخی شہادت پیش کرنے کے بعد یہ بتایا ہے کہ اس سورت کا مقصد قریش کو ڈرانا اور خوف دلانا ہے۔ اسی سلسلہ میں قریش کے حالات کو ثمود کے احوال پر منطبق کیا ہے۔ پھر قوموں کے مواخذہ کے باب میں ایک قانون کا استنباط کیا ہے کہ وہ ہر قوم کے لیے شمع ہدایت بن سکے۔ آخر میں لا یخاف عقبٰہا کی تفسیر اپنے مخصوص انداز میں کی ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس، شستہ اور رفتہ ہے۔ مسلمانوں کو ادارۂ حمیدہ کی کوششوں کا بیش از بیش شکر گذار رہنا چاہیے کہ وہ ان قیمتی جواہر پاروں کو باحسن وجوہ مرتب کر کے وقف عام کر رہی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس "من تماش فروش دل صد پارۂ خویشم" کی آواز پر کتنے مسلمان ہیں جو لبیک کہتے ہیں۔

**کلیات و حیاتِ اسمٰعیل**۔ از جناب محمد اسلم صاحب سیفی تقطیع ۲۶×۲۰/۸ ضخامت ۵۶۷ صفحات کتابت، طباعت